اردو زبان کی

پہلی کتاب

تالیف: مولوی محمد اسماعیل خان صاحب میرٹھیؒ

1 (A

اسم طالب .....

اسم الاب .....

اسم الکتاب.....

اسم الجامعہ.....

الدرجہ.....

اسم الاستاذ.....

1 (B

بچے کی دُعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا! میری

دُور دنیا کا مِرے دَم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے

ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھُول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب!
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب!

ہو مرا کام غریبوں کی حِمایت کرنا
دردمندوں سے ، ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ! بُرائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو، اُس رہ پہ چلانا مجھ کو

علامہ اقبالؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوحرفی الفاظ

سبق ۱

پانا	جانا	کھانا	ڈھایا	گایا	لایا	باجا
راجا	ساجھا	جالا	ڈالا	گالا	بھوکا	جھوٹا
رُوکھا	سُوکھا	کُودا	سُونا	لوٹا	گھوڑا	چُوکا
دوڑا	سودا	پیلا	گیلا	میٹھا	ہیرا	نیچا
سیدھا	بیٹا	لینا	دینا	ایسا	تھیلا	میلا

باجا بجا	راجا بھولا	کھانا کھایا	ساجھا کیا	گھوڑا دوڑا	لوٹا لایا
سودا لیا	چُوکا دیا	سونا تولا	تھیلا کھولا	سیدھا چلا	بھوکا سویا

سبق ۲

کپڑا	چمکا	سمجھا	کڑوا	ہلکا	ڈھکنا	جمنا
گنگا	دریا	اُجلا	دُبلا	دنیا	پارہ	تارہ
چارہ	تازہ	تھانہ	دانہ	شُورہ	غوطہ	موزہ

ڈھانا: گرانا۔ ساجھا: حصہ داری۔ گالا: دُھنی ہوئی روئی کا چھوٹا سا گُھپّا۔ چُوکا: ہندوؤں کے روٹی پکانے اور کھانے کا مقام (چُوکا دینا: چولھے اور اس کے اردگرد کی زمین کو لیپنا)۔ چارہ: گھاس۔ شُورہ: کھاری پن۔ غوطہ: ڈبکی۔

زِینہ	سینہ	شِیرہ	خَیمہ	نیزہ	میوہ	بھُوسہ
کُوچہ	کُوزہ	بندہ	بستہ	جلسہ	قصّہ	کمرہ
گھنٹہ	سُرمہ	عہدہ	عمدہ	رشتہ	زندہ	فِقرہ

اُجلا کپڑا	چھوٹا خیمہ	ڈھیلا موزہ	عُمدہ جلسہ	تارہ چمکا	غوطہ مارا
موزہ پہنا	بستہ کھولا	میوہ کھایا	دریا چڑھا	بھوسہ ڈھویا	گھنٹہ بجا

لڑکی موزہ بنتی ہے۔	گنگا جمنا سے بڑی ہے۔

سبق ۳

بابُو	ٹاپو	چاقو	قابو	لیمو	گِیرُو	بولو
سوچو	کھولو	سیکھو	دیکھو	بیٹھو	بھائی	تھالی
خالی	باری	باسی	پانی	ساتھی	ہاتھی	شادی
راضی	قاضی	بالی	بھاری	جھاڑی	گاڑی	روٹی
موٹی	ہولی	برفی	پگڑی	مکڑی	درزی	سردی
گرمی	سرخی	کرسی	مرغی	بجلی	بکری	کشتی

زینہ: سیڑھی۔ شیرہ: چاشنی۔ کوچہ: گلی۔ بستہ: کتابوں کا تھیلا۔ فِقرہ: عبارت کا ٹکڑا، جملہ، جھانسا۔ دریا چڑھنا: (محاورہ) دریا کا طغیانی پر آنا، سیلاب آنا۔ ڈھونا: اٹھانا۔ بابُو: جناب، شہزادہ۔ گِیرُو: ایک قسم کی لال مٹی۔ بالی: کان میں پہننے کا حلقہ، گندم وغیرہ کا خوشہ، چھوٹی بچی۔

تیز چاقو	باسی پانی	کھٹا لیمو	برفی تولو	بجلی چمکی
بھاری گاڑی	ہاتھی کا چارہ	بابو کی پگڑی	قاضی کی کرسی	موتی کی تھالی
بھائی راضی ہوگیا	کشتی میں جلد بیٹھو	دیکھو! درزی کپڑے سیتا ہے		

۴ سبق

بادل	جنگل	کاغذ	سورج	مورت	مندر	کمبل
دَلدَل	مَلمَل	بوتل	عورت	رَونق	پیتل	تِیتر
زیور	بُلند	درخت	مکان	بارش	گردش	کوشش
مسجد	منزل	موسم	مجرم	مفلس	مُنشی	مطلب
مقصد	موقع	جاہل	کاہل	حاصل	خالص	ناقص
غافل	لازم	حاکم	عالم	صاحب	واقِف	پنڈت

پیلا کاغذ	روشن سورج	کالا کمبل	سوکھا درخت
بلند مکان	پہلی منزل	عورت کا زیور	سردی کا موسم
مندر میں پیپل کا درخت ہے۔		جنگل میں دلدل ہو رہی ہے۔	
پنڈت جی نے کوشش کی۔		منشی کا مطلب حاصل ہوا۔	

مورت: صورت، بت۔ دَلدَل: کیچڑ۔ ململ: ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔ رونق: چمک، تازگی۔ گردش: چکر، پھیرا، آفت۔ منشی: لکھنے والا۔ کاہل: سست۔ پنڈت: ہندوؤں کا عالم۔

سبق ۵

چاند	جھانک	سانس	بھینس	سینگ	پینٹھ	اونٹ
گھونٹ	چونچ	جھونک	گوند	لونگ	پنکھا	پھندا
ٹھنڈا	پھنسی	دھمکی	سمدھی	کھانڈ	سونٹھ	سونف
ہلدی	روئی	سوئی	چاول	مونگ	جوار	کولھو
کھیتی	کھادر	ارہر	مسور	مصری	لاٹھی	موسل
جامن	پونڈا					

پورا چاند	ٹھنڈی سانس	بھوری بھینس	ٹیڑھا سینگ
تھکا اونٹ	سفید کھانڈ	زرد ہلدی	لمبی لاٹھی

اونٹ کی گردن	شربت کا گھونٹ	روئی کی منڈی
طوطے کی چونچ	رسی کا پھندا	ارہر کی دال

طوطے کی چونچ لال ہوتی ہے۔	رسی کا پھندا میں نے کھولا۔

سبق ۶

جریب	غریب	نصیب	وکیل	امیر	فقیر	بخیل

جھانکنا: چوری چوری دیکھنا۔ پینٹھ: عارضی بازار۔ جھونک: ٹیڑھا پن، جھکاؤ۔ پھندا: رسّی کا حلقہ۔ سمدھی: دُلہا اور دُلہن کے باپ آپس میں سمدھی کہلاتے ہیں۔ سونٹھ: سوکھی ادرک۔ کولھو: تیل نکالنے یا گنا پیلنے کا آلہ۔ کھادر: پست زمین۔ ارہر: ایک قسم کی دال۔ مصری: قند کی ڈلی۔ موسل: اناج کوٹنے کا آلہ۔ پونڈا: ایک موٹا گنا۔ منڈی: بازار۔ جریب: زمین کا ایک بیگھے کے برابر ماپ، زمین ناپنے کا ایک خاص پیمانہ۔

ذلیل	زمین	امین	شریف	رذیل	عذاب	خراب
دوات	چراغ	دماغ	سوار	سُنار	شمار	گلاب
گمان	جَوان	گناہ	حساب	علاج	لباس	کتاب
کسان	لحاظ	خَلقت	شربت	غفلت	نفرت	طاقت
صحبت	شہرت	فرصت	رخصت	مہلت	صورت	حِکمت
خدمت	رِشوت	نسبت				

غریب کسان پر رحم کرنے سے وکیل کی شہرت ہوئی۔ کسی کی نسبت برا گمان کرنا بھی ایک گناہ ہے۔ اچھی صحبت میں بیٹھو تو عادت دُرست ہو۔

پانچ حروف کے الفاظ

﴿۷﴾ سبق

انگوٗر	امرودٗ	مزدوٗر	بندوٗق	صندوٗق	اخروٹ	افسوس
پردیس	پرہیز	اسباب	بازار	برسات	تلوار	میدان
حَیوان	انسان	اقرار	انکار	دیوار	نقصان	بھلائی

رذیل: کمینہ۔ دوات: سیاہی رکھنے کا ظرف۔ لحاظ: ادب، شرم۔ خلقت: مخلوق۔ غفلت: بے خبری، لاپرواہی۔ نفرت: ناپسندیدگی، ناگواری۔ حکمت: دانائی، عقل۔ رشوت: ناجائز نذرانہ۔ نسبت: متعلق۔ صندوق: بکس، پیٹی۔

کلائی	بڑائی	دُہائی	سپاہی	ٹوکری	نوکری	بسوْلہ
کھِلونا	کٹورا	بناوٹ	سجاوٹ	سمُندر	برہمن	کِنارا

میٹھا انگور	چوڑا میدان	بہادر سپاہی	اونچی دیوار
سمندر کا طوفان	نقصان کا افسوس	برہمن کا صندوق	میدان کا کنارا

بہادر سپاہی تلوار اور بندوق لے کر میدان میں گیا۔ اس بیمار نے پرہیز نہ کرنے سے بڑا نقصان اٹھایا۔

۸ سبق

زمانہ	خزانہ	ہمیشہ	سفارش	پرورش	سرکار	دربار
نزدیک	باریک	رومال	تالاب	بانات	بادام	رنگین
قالین	خواہش	خوراک	فہرست	بالشت	پالکی	مضبوط
مقدور	مضمون	معمول	مَحصول	مَدرسہ	مَحکمہ	مرتبہ
مقبرہ	حوصلہ	فیصلہ	فاصلہ	قاعدہ	فائدہ	ترجمہ

سرکار کا خزانہ	ہمیشہ کا معمول	فائدہ کی خواہش	مدرسہ کے نزدیک

کلائی: پنجہ اور کہنی کا درمیانی حصہ۔ دُہائی: فریاد۔ بسولہ: لکڑی چھیلنے کا اوزار۔ برہمن: ہندوؤں کی سب سے اونچی ذات، پنڈت۔ سفارش: کسی کے حق میں بھلی بات (کہنا)۔ دربار: کچہری۔ بانات: ایک قسم کا گرم اونی کپڑا۔ قالین: غالیچہ۔ پالکی: ڈولی۔ مضمون: معنی، بیان، بات۔ محصول: ٹیکس۔ محکمہ: عدالت، کچہری۔ مقبرہ: قبرستان۔

زمانہ ہمیشہ سے ایک سا نہیں رہتا ہے۔ مدرسہ کے نزدیک تھوڑے فاصلہ پر تالاب ہے۔ سرکار کے خزانہ میں ملک کا محصول جمع ہوتا ہے۔ اس کو پالکی میں سوار ہونے کا مقدور نہیں ہے۔

سبق ۹

تجارت	زِراعت	حفاظت	شکایت	عمارت	جماعت	ضَمانت
عدالت	عداوت	نصیحت	ذریعہ	طریقہ	وسیلہ	تماشا
تقاضا	اجازت	اشارہ	اطلاع	اتفاق	ضرورت	تاریخ
تعریف	تعلیم	تکلیف	تعطیل	دستور	قانون	مقدمہ
مُچلکہ	رِعایا	نتیجہ	تعداد	تکرار	تصویر	تدبیر

زراعت کا طریقہ	تجارت کی ضرورت	عداوت کا نتیجہ

عدالت نے مقدمہ کے فیصلہ کی تاریخ مقرر کی۔ عداوت کے سبب سے رعایا کا مچلکہ لیا گیا۔ تصویر بنانے کا طریقہ تعطیل میں سیکھ لو۔ جو نصیحت نہیں سنتا وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔

سبق ۱۰

اِیندھن	بینگن	کانٹا	بانکا	جھونکا	کھونٹا	پہنچا

زراعت: کھیتی باڑی۔ ضَمانت: ذمہ داری۔ عدالت: کچہری۔ عداوت: دشمنی۔ تماشا: ہنگامہ۔ تقاضا: خواہش، ضرورت، طلب۔ تعطیل: چھٹی۔ مُچلکہ: کسی کام کے نہ کرنے کا تحریری عہد جو ملزم کی طرف سے ہو۔ رعایا: کسی حاکم کے زیرِ فرماں رہنے والے لوگ۔ تکرار: دہرانا، بحث، زبانی لڑائی۔ بانکا: ٹیڑھا۔ جھونکا: ہوا کی لہر، نیند کی وجہ سے گرنے لگنا۔

ٹانکا	مہنگا	پتنگا	بکھیڑا	بھروسا	سہارا	ٹھکانا
روشنی	صفائی	زیادہ	ارادہ	آندھی	باندھی	اٹھایا
بگاڑا	چُبھوْیا	باندھا	پکایا			

گیلا ایندھن	اُودا بینگن	دھیمی روشنی
آندھی کا جھونکا	صفائی کا ارادہ	چراغ کی روشنی

بینگن کس نے پکایا؟۔ کانٹا کیوں چبھویا؟۔ خدا پر بھروسہ کرو۔ گائے کھونٹے سے باندھ۔ زیادہ بکھیڑا نہ کرو۔ وہ اپنے ٹھکانے پر جا پہنچا۔ بدن اور مکان کی صفائی ضروری بات ہے۔ آندھی کے جھونکے سے ایندھن میں پتنگا جا پڑا۔

چھ حروف کے الفاظ

۱۱ سبق

انگرکھا	انگارہ	چرواہا	خربوزہ	بنجارہ	اندازہ	اندیشہ
دروازہ	پروازہ	شرمندہ	چمگادڑ	تمباکو	چاندنی	بیماری
پٹواری	پیمائش	پریشان	مہربان	پہلوان	قلمدان	بادشاہ
بینائی	ہوشیار	پائدار	جائداد			

میلا انگرکھا	دَہکتا انگارہ	مہربان بادشاہ

ٹانکا: سلائی۔ پتنگا: پروانہ (ایک قسم کا پردار کیڑا)۔ بکھیڑا: شور۔ انگرکھا: ایک قسم کا مردانہ لباس۔ بنجارہ: سوداگر، ایک قسم کے خانہ بدوش ہندو۔ اندیشہ: خوف۔ پٹواری: گاؤں کی زمینوں کا حساب رکھنے والا سرکاری ملازم۔ پیمائش: ناپ۔ قلمدان: قلم رکھنے کی صندوقچی۔ پائدار: دیرپا۔

بیماری کا اندیشہ	ہوشیار پٹواری	پائدار قلمدان

دروازہ بند کرو۔ پہلوان شرمندہ ہوا۔ چمگادڑ رات کو اڑتی ہے۔ اندیشہ مت کرو۔ پریشان کیوں ہو؟ تمبا کو کھانے اور پینے سے بینائی کمزور ہوتی ہے۔

سبق ۱۲

امتحان	انتظام	اختیار	اشتہار	اعتبار	انتظار	معاملہ
مقابلہ	مطالعہ	موافقت	ملاقات	احتیاط	پُنساری	چپراسی
حلوائی	مرغابی	سوداگر	بھٹیارہ	شیرینی	ترکاری	

آسان امتحان	اچھا انتظام	گہری ملاقات	پورا اختیار	تھوڑا اعتبار
سچا معاملہ	چپراسی کا مقابلہ	سوداگر کی ملاقات	نیلام کا اشتہار	پنساری کی دکان

امتحان قریب ہے۔ احتیاط سے کام کرو۔ پڑھنے کا انتظام کرو۔ پڑھنے سے پہلے مطالعہ کرلیا کرو۔ اشتہار میں قیمت لکھی ہے۔ ان کی ملاقات کا انتظار کرو۔ حلوائی نے شیرینی بنائی۔ تم کو اس معاملہ کا اختیار ہے۔

سات حروف کے الفاظ

سبق ۱۳

امیدوار	پیداوار	زمین دار	نمبردار	کاشت کار	خیرخواہ

اشتہار: اعلان۔ اعتبار: بھروسہ۔ پنساری: مسالے اور یونانی دوائیں بیچنے والا۔ نیلام: بولیوں کے ذریعہ قیمت بڑھاتے جانا۔ نمبردار: گاؤں کا ٹیکس وصول کر کے سرکاری خزانہ میں جمع کرانے والا۔ کاشت کار: کسان۔

کارخانہ	شامیانہ	دولت مند	چار جامہ	روشنائی	تن درستی
ٹمٹمانا	جگمگانا	مسکرانا	کھٹکھٹانا		

پُرانا امیدوار	دولت مند زمین دار	محنتی کاشت کار
گاڑھی روشنائی	چراغوں کا ٹمٹمانا	ستاروں کا جگمگانا
پیداوار اچھی ہوئی	نمبردار حاضر ہے	کارخانہ جاری ہے
روشنائی گاڑھی ہے	شامیانہ تانا گیا	تن درستی اچھی ہے

صاف ہوا میں ورزش کرنے سے تن درستی قائم رہتی ہے۔ نیک زمین دار کاشت کار کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ گھوڑے پر نیا چار جامہ کسا گیا۔

آٹھ حرف کے الفاظ

سبق ۱۴

ہندوستان	تحصیل دار	ایمان دار	غیر حاضری	دانش مندی	دِیاسَلائی	کارگزاری

بیماری کی وجہ سے غیر حاضری ہوئی۔ آج کی غیر حاضری معاف فرمائی جاوے۔ ہندوستان میں دیاسلائی کا کارخانہ ہے۔ دیاسلائی سے چراغ جلد روشن ہو جاتا ہے۔ تحصیل دار نے دانش مندی سے کام کیا۔ جو کارگزاری کرے گا وہ ترقی پائے گا۔ بے اجازت غیر حاضری کرنا دانش مندی کی بات نہیں۔ دیاسلائی کے استعمال سے بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ ہندوستان میں کھیتی کا پیشہ بہت زیادہ ہے۔

شامیانہ: کپڑے کا سائبان۔ چار جامہ: گھوڑے کی زین (جو کپڑے کی ہوتی ہے)۔ ٹمٹمانا: ہلکی روشنی دینا۔ جگمگانا: چمکانا، روشن ہونا۔ تاننا: پھیلانا، کسنا، زور سے کھینچنا۔ تحصیل دار: محکمۂ مال کا عہدہ دار۔ کارگزاری: خدمت، نوکری، فرماں برداری۔ پیشہ: کاروبار۔

سبق ۱۵

دِن

سات دن کا ایک ہفتہ کہلاتا ہے۔

۱۔ سنیچر، اتوار، سوموار، منگل، بدھ، برہسپت، شکر۔

۲۔ ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ۔

۳۔ شنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ، چہارشنبہ، پنجشنبہ، آدینہ۔

۴۔ اتوار کے دن تمام کچہریاں بند رہتی ہیں۔

۵۔ کسی گاؤں میں جمعہ کے دن، کسی میں پیر کے دن پینٹھ یا ہاٹ لگتی ہے۔

۶۔ آئندہ یک شنبہ کو سورج گرہن کی تعطیل ہوگی۔

۷۔ دوشنبہ، سہ شنبہ اور چہارشنبہ کو ہولی کی چھٹی ہوگی۔

۸۔ سوموار کے دن گنگا اشنان کا بڑا میلہ ہے۔

۹۔ پیر کے دن ہمارا امتحان شروع ہوگا۔

سبق ۱۶

مہینہ

سال یا برس کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔

۱۔ ہندی مہینے: چیت، بیساکھ، جیٹھ، اساڑھ، ساون، بھادوں، کنوار، کارتک، اگھن، پوس، ماگھ، پھاگن۔

برہسپت: جمعرات۔ پینٹھ، ہاٹ: آٹھویں دن میں قصبہ اور گاؤں میں لگنے والا عارضی بازار۔

۲۔ انگریزی مہینے: جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر۔

۳۔ پھاگن کے مہینے میں ہولی ہوتی ہے۔

۴۔ دسمبر کی پچیسویں کو بڑا دن ہوتا ہے۔

۵۔ ایک دفعہ مارچ اور ایک بار ستمبر کے مہینہ میں دن رات برابر ہو جاتے ہیں۔

۶۔ ساون اور بھادوں میں مینھ کی جھڑیاں لگتی ہیں۔

۷۔ پوس اور ماگھ میں کڑاکے کا جاڑا پڑتا ہے۔

۸۔ جیٹھ اور اساڑھ میں سخت گرمی ہوتی ہے، لُو چلتی ہے اور آندھیاں آتی ہیں۔

سبق ۱۷

آدمیوں نے جن چیزوں کو دیکھا بھالا یا سمجھا-بوجھا ہے ان سب کا نام رکھ لیا ہے، نام لینے سے چیز سمجھ میں آجاتی ہے، نام لے کر پکارتے ہیں، نام لے کر چیز کو بتاتے ہیں، نام سے بڑے کام نکلتے ہیں، کیسی دِقّت ہوتی اگر چیزوں کے نام نہ رکھتے!۔

جن چیزوں سے زیادہ کام پڑتا ہے ان میں سے ہر ایک کا نام الگ الگ رکھ لیا ہے:

آدمی: عبداللہ، احمد، کریم الدین، مقبول احمد، ابراہیم، یوسف، رام پرشاد، گنگارام، موہن لال، بلدیو سنگھ۔

جھڑی: لگاتار بارش۔ کڑاکے کا جاڑا: سخت سردی۔ لُو: گرم ہوا۔ دِقّت: پریشانی۔

شہر: سہارنپور، میرٹھ، علی گڑھ، مین پوری، اِٹاوا، آگرہ، لکھنؤ، اِلہ آباد، بنارس۔

دریا: گنگا، جمنا، رام گنگا، چمبل، بیتوا، کالی ندی۔

پہاڑ: ہمالہ، بُندھیاچل، اَرَوَلی، ست پڑا۔

ملک: پنجاب، اَوَدھ، بنگالہ، ہندوستان، چین، جاپان۔

بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ایک طرح کی کل چیزوں کا نام ایک رکھ لیا ہے، اکیلی چیز کا نام کچھ نہیں رکھا:

جان ور: ہرن، خرگوش، لومڑی، شیر، گیدڑ، کبوتر، فاختہ، مرغابی، مگر، ناکا، سانپ، بچھو، کینچوا، مچھر، پسّو، مکڑی۔

درخت: اِملی، نیم، ببول، شیشم، برگد، آم، جامن۔

برتن: گھڑا، ہانڈی، توا، کڑھائی، کٹورا، رکابی، دیگ۔

رنگ: سرخی، سیاہی، سبزی، زردی۔

پھول: بیلا، چنبیلی، گلاب، گیندا، جُوہی، گلِ عباس، گلِ مہندی۔

کپڑے: گاڑھا، ململ، ڈوریا، اَطلَس، ڈھاکہ، ساٹن۔

کام: اکتانا، جھنجھلانا، گڑگڑانا، سنبھالنا، پکڑنا، کہنا، سننا۔

پیشہ ور: ڈاکٹر، وکیل، معمار، بزّاز، سپاہی، سوداگر، موچی، حجام، مَلّاح، وزیر، بادشاہ۔

ناکا: مگرمچھ کی قسم کا ایک دریائی جان ور۔ کینچوا: بارش کے موسم میں کھاری زمین سے پیدا ہونے والا سرخ لمبا کیڑا۔ جھنجھلانا: غصہ کرنا۔ گڑگڑانا: بے انتہا عاجزی کرنا۔ معمار: تعمیری کام کرنے والا۔ بزّاز: کپڑے بیچنے والا۔ مَلّاح: کشتی چلانے والا۔

﴿۱۸﴾ سبق

بستی

آدمی اپنے رہنے سہنے کے لیے گھر بناتے ہیں، جہاں بہت سے مکان بن جاتے ہیں وہ ''بستی'' کہلاتی ہے۔

چھوٹی بستی کو ''گاؤں''، بڑی کو ''قصبہ'' اور بہت بڑی کو ''شہر'' بولتے ہیں۔

بستی میں مکان، دکانیں، مندر، مسجدیں، مدرسے، چوپالیں، سَرائیں اور کنویں بنائے جاتے ہیں؛ رستہ چلنے کو کوچے، گلیاں اور سڑکیں چھوڑ دیتے ہیں۔

مکان اینٹ، مٹی یا پتھر سے بنائے جاتے ہیں؛ بعض جھونپڑے بانس اور پھُونس کے ہوتے ہیں۔

امیروں کے محل بڑے اور پکے ہوتے ہیں، غریبوں کے جھونپڑے چھوٹے اور کچے ہوتے ہیں۔

بستی کے آس پاس باغ، تالاب اور کھیت ہوتے ہیں۔

جس طرح ہم کو اپنا مکان صاف ستھرا رکھنا چاہیے اِسی طرح کُل بستی کی صفائی کا انتظام کرنا چاہیے، کوڑا کرکٹ اور گلی سڑی بدبودار چیزیں بستی سے باہر پھینکوا دینی چاہئیں۔

چوپال: گاؤں کی پنچایت وغیرہ کی نشست گاہ۔ سرائے: مسافر خانہ۔ پھُونس: وہ لمبی گھاس جس کا چھپّر بناتے ہیں۔

﴿۱۹﴾ سبق

آدمیوں کے کام

ایک جگہ بستی بسا کر رہنے سے آدمیوں کے کام خوب چلتے ہیں اور سب کو آرام پہنچتا ہے۔

کسان کھیتی کرتا ہے، کھیتی سے کھانے پینے کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں، جُولاہہ کپڑا بُنتا ہے، راج اور مزدور مکان بناتے ہیں، چمار چمڑا کماتے اور جوتے بناتے ہیں، درزی کپڑے سیتا ہے، لوہار اور بڑھئی اوزار گھڑتے اور بہت سی کام کی چیزیں تیار کرتے ہیں، کُمھار برتن بناتا ہے، بنیا سودا بیچتا ہے، چوکی دار بستی کی حفاظت کرتا ہے، حاکم رعیت کے جھگڑے، قضیے چُکاتا اور بدمعاشوں کو سزا دیتا ہے۔

حاکم سر پر نہ ہو تو بستی میں اَمن، چین نہ ہو، اور جب امن، چین نہ ہو تو ہمارے سب کام خراب ہو جائیں۔

﴿۲۰﴾ سبق

وقت

وقت بھی عجیب چیز ہے! بہتے دریا کے مانند چُپ چاپ چلا جاتا ہے، جو گھڑی جاتی ہے واپس نہیں آتی۔

''گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں''

کاہل آدمی کو دن کاٹنا دوبھر ہو جاتا ہے، محنتی آدمی کا وقت ہنسی خوشی سے گذرتا ہے۔

جو وقت کو کام میں لاتا ہے وہی نفع اٹھاتا ہے، جو سستی کرتا ہے وہ مصیبت بھرتا ہے۔

صبح گذری شام ہونے آئی میرؔ	تو نہ چیتا اور بہت دن کم رہا

ہم کو وقت کی تمیز سورج اور ستاروں کے نکلنے اور ڈوبنے سے ہوتی ہے۔

پل، گھڑی، منٹ، گھنٹہ، دن، رات، ہفتہ، مہینہ اور برس یہ وقت کے حصے ہیں۔

ہر کام کے لیے ایک وقت، اور ہر وقت کے لیے ایک کام مقرر کرو۔

۲۱ سبق

مشہور شہر اور دریا

۱۔ ہندوستان میں سب سے بڑے شہر ''بمبئی'' اور ''کلکتہ'' ہیں۔

۲۔ بمبئی پچھّم میں، کلکتہ پورب میں سمُندر کے کنارے پر ہیں، وہاں سے دوسرے ملکوں کے ساتھ سوداگری ہوتی ہے، روز مرّہ جہاز آتے جاتے ہیں۔

۳۔ لاہور، دلی، آگرہ، لکھنؤ، الٰہ آباد اور بنارس بھی بڑے شہر ہیں۔

۴۔ دلّی اِس ملک کی پرانی راجدھانی ہے۔ ہَر دوار، الٰہ آباد اور بنارس گنگا کے کنارے؛ متھرا جمنا کے کنارے تیرتھ گاہ ہیں۔

دوبھر: مشکل۔ چیتنا: ہوشیار ہونا، سنبھلنا۔ تمیز: پہچان۔ تیرتھ گاہ: مقدس مقام یا مندر جہاں لوگ جاترا کے لیے جائیں۔

۵۔گنگا اور جمنا ہندوستان کے بیچ میں ہیں، یہ دونوں دریا الٰہ آباد کے نیچے مل کر ایک ہو گئے ہیں۔

۶۔نربدا دکھّن میں، ستلج پنجاب میں، سندھ ہندوستان کے پچھّم میں اور برہم پُتر پورب میں بڑے دریا ہیں۔

سبق ۲۲

کہانی

ایک عورت نے اپنے بچے کو روٹی کا ٹکڑا کھانے کے واسطے دیا، کوّا جو دیوار پر بیٹھا ''کائیں کائیں'' کر رہا تھا جھپ سے اترا اور ٹکڑا چھین کر اڑ گیا، بچہ رونے چلانے لگا، عورت بچے کا رونا چلانا سن کر یہ کہتی ہوئی دوڑی: کیسا کم بخت لالچی دغاباز جانور ہے! کوّے نے جواب دیا کہ: جو آدمی اپنے بھائیوں کا مال دغا و فریب سے کھاتے ہیں پہلے ان کو برا کہو! وہ تو مجھ سے زیادہ بُرے ہیں۔

اوروں کی بری بات تو بھاتی نہیں تم کو!	پَر اپنی برائی نظر آتی نہیں تم کو !

سبق ۲۳

بدن کے حصّے اور ان کے نام

۱۔خدا نے ہم کو دو آنکھیں دی ہیں جن سے چیزوں کی رنگت اور شکل نظر آتی ہے۔

۲۔خدا نے ہم کو دو کان دیے ہیں جن سے آواز سنائی دیتی ہے، بادل کا

جھپ: جلدی۔ بھانا: پسند آنا۔ پَر: لیکن۔

گرجنا، چڑیوں کا چہچہانا، آدمیوں کا بولنا، ہاتھی کا چنگھاڑنا، گھوڑے کا ہنہنانا، توپ کا دَغنا، گھنٹہ کا بجنا، ریل کی سیٹی ہم اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔

۳۔ہم ناک سے سونگھتے ہیں، خوشبو، بدبو، بساند، سڑاند معلوم ہوجاتی ہے، بدبو سے ہم کو نقصان پہنچتا ہے، خدا نے ناک اِسی لیے دی ہے کہ ہم بدبو سے بچیں اور خوشبو سے فائدہ اٹھائیں۔

۴۔ہم زُبان سے چکھتے ہیں، چکھنے سے چیزوں کا مزہ معلوم ہوتا ہے، کوئی چیز پھیکی ہے کوئی کڑوی، کوئی میٹھی کوئی کھٹی؛ اگر زبان میں یہ قوت نہ ہوتی تو بدمزہ اور خوش مزہ چیزوں میں ہم کچھ تمیز نہ کرسکتے۔

۵۔خدا نے ہم کو کیا اچھے دو ہاتھ دیے ہیں جن سے چیزوں کو چھوتے، ٹٹولتے، پکڑتے، اٹھاتے، پھینکتے، اچھالتے ہیں؛ چھونے سے ہم کو سردی، گرمی، سختی، نرمی، کُھردراپن اور صفائی معلوم ہوجاتی ہے، ہم اپنے ہاتھوں سے کھاتے کھاتے، کپڑا بنتے اور گھر بناتے ہیں، انگلیوں سے ہم سیتے اور لکھتے ہیں، ناخن سے کھجلاتے اور گرہ کھولتے ہیں۔

۶۔خدا نے ہم کو دو پاؤں دیے ہیں، ہم پاؤں پر سیدھے کھڑے ہوجاتے ہیں، چلتے ہیں، دوڑتے ہیں، کودتے ہیں۔

۷۔خدا نے ہمارا سر سیدھا اور اونچا بنایا ہے، اور جانوروں کی طرح جُھکا ہوا نہیں ہے۔

دَغنا: چھوٹنا۔ بساند: مچھلی یا گوشت کی بو۔ ٹٹولنا: پرکھنا۔ کُھردراپن: ناہمواری، اونچ نیچ۔

زِراعت

﴿۱﴾ کھیت

یہ جو مِینڈوں سے گھِرے ہوئے زمین کے قطعے تم دیکھتے ہو یہ ہی تو کھیت ہیں، مینڈوں سے کھیت کی حد بندی اور حفاظت ہوتی ہے۔

وہ دیکھو! ایک آدمی ہل بیل لیے آتا ہے، ہل سے کھیت جوتے گا پھر بیج بوئے گا، اناج کے بیج سے اناج پیدا ہوگا جو ہماری خوراک ہے، کپاس کے بیج سے روئی پیدا ہوگی جس سے ہماری پوشاک بنے گی، گنّے کے ٹکڑے بوئے گا تو اِیکھ (اُوکھ) پیدا ہوگی، اُس کو کُولھو میں پیل کر رس نکالیں گے، رس کو پکا کر گُڑ اور راب بنائیں گے، راب سے شکر بنے گی، شکر سے طرح طرح کی میٹھائیاں تیار ہوں گی۔

آہا! یہ تو ہمارا پڑوسی دھن سنگھ ہے، اجی! یہ بڑا محنتی کسان ہے، دن نکلنے نہیں پاتا کہ یہ اپنے کھیتوں پر موجود خوب جی لگا کر ہوشیاری سے کام کرتا ہے، اسی کی کمائی سے سارا کنبہ پلتا ہے، اسی کا ایک بھائی فقیرا ہے، بڑا سست اور کام چور، اوِیْر سوِیْر بوتا ہے، پیداوار اچھی نہیں ہوتی، ٹکا پلّے نہیں، ہمیشہ قرض دار رہتا ہے۔

کھیت کِیار کے کاموں کو کھیتی باڑی کاشت کاری یا زِراعت کہتے ہیں،

مینڈ: باڑ۔ قطعے: ٹکڑے۔ اِیکھ، اُوکھ: گنّا۔ اوِیْر سوِیْر: وقت بے وقت۔ ٹکا: دو پیسے کا سکہ، روپیہ، دولت۔ پلّا: دامن، کنارہ، پلّے ہونا: پاس ہونا، مال و زر ہونا۔ ٹکا پلّے نہیں: (محاورہ) پاس کچھ نہیں، غریب اور مفلس ہے۔

نوٹ: زراعت ایک عملی فن ہے، عمل آنکھ سے دیکھنا اور ہاتھ سے کرنا لازم ہے، صرف کتابوں کے پڑھنے سے نہیں آسکتا، ہر سبق میں جس چیز کا بیان ہوتا ہے اس کا نمونہ دکھا کر سمجھانا چاہیے، طالب علم ہاتھ سے بھی کچھ نہ کچھ کام کریں تا کہ ان کا جی لگے۔

جو کھیتی کرتا ہے وہ کسان یا کاشت کار کہلاتا ہے، جو سویرے سویرے اپنے کھیتوں پر جاتا ہے اور اپنے کام میں جی لگاتا ہے وہی کھاتا کماتا اور نفع اٹھاتا ہے، اَڑے وقت کے لیے کچھ بچاتا ہے۔

﴿۲﴾ زمین

زمین کیا چیز ہے؟ یہ ہی جس پر ہم سب بستے ہیں، چلتے ہیں، رہنے کے لیے مکان بناتے ہیں۔

دیکھو! زمین پر ہَرے ہَرے پیڑ اُگے ہوئے ہیں: کوئی چھوٹا ہے کوئی بڑا، ان میں سے بعضے آدمیوں نے بوئے یا لگائے ہیں۔

جاؤ! گیلی زمین میں سے تین چار پیڑ تو اکھیڑ لاؤ؛ مگر دونوں طرح کے لانا: ایسے بھی جو آپ سے آپ اُگے ہوں اور ایسے بھی جو بوئے ہوئے ہوں۔ اچھا اب ہر ایک کا نام بتاؤ! یہ ہمارے کس کام آتا ہے؟ اس سے ہم کو کیا چیز حاصل ہوتی ہے؟ کسی کا پھل کھاتے ہیں، کسی سے غلہ حاصل ہوتا ہے، کسی سے روئی، کسی سے ریشہ۔

اب تم سمجھے کہ زمین کیسی ضروری اور کام کی چیز ہے، اگر یہ نہ ہو تو پیڑ نہ ہوں، کھانے کو اناج ترکاریاں، پہننے کو کپڑا لتہ، گھر کا سامان بنانے کو لکڑی کیوں کر ملے!۔

اڑے وقت: مصیبت کا وقت۔ ریشہ: پھل کا تار، درخت کی رگ۔ لتہ: چیتھڑا۔

نوٹ: طالب علموں کے ذہن نشین کرنا چاہیے کہ جان وہ چیزیں کھا کر جی سکتے ہیں جو خودرَو (آپ سے آپ اُگتی) ہیں، ہمارے لیے خودرَو کافی نہیں؛ بلکہ مزروعہ (جن کو ہم بوتے ہیں) چاہئیں، طلبا سے مزروعہ پودے اُکھڑوا کر ہر ایک کا نام اور کام پوچھا جائے، وہ نہ بتا سکیں تو استاد بتائیں۔

﴿۳﴾ پودا

دیکھو! یہ پیڑ جو زمین پر اُگے ہیں ان میں کوئی تو چھوٹا اور نرم ہے، جیسے: گیہوں کا، جوار کا، کپاس کا؛ یہ سب پودے کہلاتے ہیں، کوئی بڑا اور سخت ہے، جیسے: نیم کا، پیپل کا، آم کا؛ یہ درخت کہلاتے ہیں۔

آؤ! گیلی زمین میں سے ایک پودا اکھیڑیں، اوہو! اس کا ایک حصّہ تو زمین کے اندر ہی تھا، دیکھو! جو حصّہ زمین کے اوپر تھا اس کا رنگ تو ہَرا ہے اور جو زمین کے اندر سے نکلا وہ پیلا ہے، اس پیلے حصّے کو جڑ کہتے ہیں، جڑ زمین کے اندر رہتی ہے اور وہیں بڑھا کرتی ہے۔

پیڑ کا ہرا حصہ جڑ سے اوپر کا جو زمین کے باہر نکلا رہتا ہے اس کو تنہ کہتے ہیں، یہ جو تنہ کے اوپر ہری ہری ہوا سے ہلتی نظر آتی ہیں یہ پتیاں کہلاتی ہیں، پتیاں ہمیشہ تنہ ہی پر لگتی ہیں، جڑ میں کبھی نہیں ہوتیں۔

اب تو جان گئے ہوگے کہ پیڑ کے کتنے حصے ہوتے ہیں؟ جی ہاں! تین: جڑ، تنہ، پتیاں؛ تنہ پر پتیوں کے علاوہ پھول اور پھل بھی لگتے ہیں، پھلوں میں دانے ہوتے ہیں جن کو بیج کہتے ہیں۔

نوٹ: تنہ اور جڑ کی یہ پہچان ہے کہ تنہ پر پتیاں ہوتی ہیں، اور پتی کی جڑ میں آنکھیں یا اکھوا ہوتا ہے جس کے بڑھنے سے پتی یا ڈالی بنتی ہے، جڑ پر نہ تو پتیاں ہوتی ہیں نہ اکھوے۔ ادرک، ہلدی، آلو وغیرہ گو زمین کے اندر ہوتے ہیں مگر جڑ نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کے تنے ہیں؛ کیوں کہ ان پر آنکھیں ہوتی ہیں، ان کے بونے سے نئے پودے پیدا ہوتے ہیں، بیج اور آنکھ یہ دو چیزیں ہیں جن میں سے نیا پودا پیدا ہوتا ہے۔

﴿۴﴾ موسم اور فصلیں

پچھلے سبقوں میں تم پڑھ چکے ہو، سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں، یہ بھی معلوم ہے سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ تین موسم ہوتے ہیں: برسات، جاڑا، گرمی۔

اچھا تو برسات کب سے کب تک رہتی ہے؟ اساڑھ کے مہینے میں شروع اور کُنوار میں ختم، اس موسم کی کھیتی خریف کی فصل کہلاتی ہے اور جو چیز اس فصل میں بوئی جاتی ہے اس کو خریف کی جنس کہتے ہیں۔

برسات کے ختم ہوتے ہی جاڑا شروع ہوتا ہے، کارتک سے ماگھ تک رہتا ہے، اس موسم کی کھیتی کو ربیع کی فصل کہتے ہیں اور جو چیز اس فصل میں بوتے ہیں وہ ربیع کی جنس کہلاتی ہے۔

جاڑا رخصت ہوا تو گرمی آئی، پھاگن سے لے کر جیٹھ تک رہتی ہے، اس موسم کو زائد فصل کہتے ہیں اور جو چیز اس فصل میں بوتے ہیں وہ زائد کی جنس کہلاتی ہے۔

خریف: پت جھڑ کا موسم۔ ربیع: موسمِ بہار۔

نوٹ: ممالک متحدہ آگرہ و اَوَدھ میں تین موسم ہوتے ہیں، فصل خریف میں وہ اجناس بوتے ہیں جو مرطوب موسم اور گرم آب و ہوا چاہتی ہیں، ربیع میں وہ اجناس جو سرد موسم اور خشک آب و ہوا چاہتی ہیں۔ جن ملکوں میں بارش سال کے زیادہ حصوں میں ہوتی ہے اور جاڑا نہیں ہوتا جیسے: مدراس، تو وہاں ربیع کی اجناس کم بوتے ہیں مگر خریف کی جنس مثلاً: دھان سال میں تین بار تک بویا اور کاٹا جاتا ہے، وہاں صرف ایک فصل خریف کی ہوتی ہے۔

نوٹ: علم میں ترتیب کی بڑی ضرورت ہے، بچوں کو شروع ہی سے ہر چیز ترتیب کے ساتھ دکھانی اور یاد کرانی چاہیے۔

گنتی

۱	ایک	۱۶	سولہ	۳۱	اِکتیس	۴۶	چھیالیس
۲	دو	۱۷	سَترہ	۳۲	بتّیس	۴۷	سینتالیس
۳	تین	۱۸	اَٹھارہ	۳۳	تینتیس	۴۸	اَڑتالیس
۴	چار	۱۹	اُنّیس	۳۴	چَونتیس	۴۹	اُنچاس
۵	پانچ	۲۰	بیس	۳۵	پینتیس	۵۰	پچاس
۶	چھ	۲۱	اِکّیس	۳۶	چھتیس	۵۱	اِکیاون
۷	سات	۲۲	بائیس	۳۷	سینتیس	۵۲	باون
۸	آٹھ	۲۳	تیئیس	۳۸	اڑتیس	۵۳	ترپن
۹	نو	۲۴	چَوبیس	۳۹	انتالیس	۵۴	چَون
۱۰	دس	۲۵	پچّیس	۴۰	چالیس	۵۵	پچپن
۱۱	گیارہ	۲۶	چھبّیس	۴۱	اِکتالیس	۵۶	چھپّن
۱۲	بارہ	۲۷	ستّائیس	۴۲	بیالیس	۵۷	ستّاون
۱۳	تیرہ	۲۸	اٹھّائیس	۴۳	تینتالیس	۵۸	اٹھّاون
۱۴	چَودہ	۲۹	اُنتیس	۴۴	چوالیس	۵۹	اُنسٹھ
۱۵	پندرہ	۳۰	تیس	۴۵	پینتالیس	۶۰	ساٹھ

٦١	اِکسٹھ	٧١	اِکہتّر	٨١	اِکیاسی	٩١	اِکیانوے
٦٢	باسٹھ	٧٢	بہتّر	٨٢	بیاسی	٩٢	بانوے
٦٣	تریسٹھ	٧٣	تہتّر	٨٣	تراسی	٩٣	ترانوے
٦٤	چَونسٹھ	٧٤	چوہتّر	٨٤	چَوراسی	٩٤	چَورانوے
٦٥	پینسٹھ	٧٥	پچہتّر	٨٥	پچاسی	٩٥	پچانوے
٦٦	چھیاسٹھ	٧٦	چھہتّر	٨٦	چھیاسی	٩٦	چھیانوے
٦٧	سڑسٹھ	٧٧	ستتر	٨٧	ستاسی	٩٧	ستانوے
٦٨	اَڑسٹھ	٧٨	اَٹھہتر	٨٨	اٹھاسی	٩٨	اٹھانوے
٦٩	اُنہتر	٧٩	اُناسی	٨٩	نواسی	٩٩	ننانوے
٧٠	ستّر	٨٠	اَسّی	٩٠	نوّے	١٠٠	سو

အာဘုဘကာရ်အစ္စမာဒီးလ်ဘားဝါး

ကျောင်းနာမည်စတိုး

အစ္စလာမ်ဘာသာရေးစာအုပ်မျိုးစုံ နှင့် အစ္စလာမ်အသုံးအဆောင်ပစ္စည်းများ

یادداشت